صنفی مسائل کا حل فکرِ اقبال کی روشنی میں

روبینہ رشید
لیکچرار شعبۂ اُردو
شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

In modern poets Iqbal is the one who has a consistent attitude towards women.In his poetry there is no room for vulgarity or nudeness rather he focuses on giving honor,respect and a dignified place to women,where a women is transformed from a typical perception of a beloved to a sacred role of a mother, sister,daughter and wife.This was a privileged and sanctified status of a women,introduced by Allama Iqbal in his writings.for example,Bang-e-Dara,Zarb-e-Qaleem,Armaghan-e-Hijaz and Ramoz Bekhudi,he has given a comprehensive commentary on women.This Artical is particularly significant in understanding issues related to women,s role is society and different issues and problems faced by her in modern world.

جدید اردو شاعری میں اقبال ایسے شاعر ہیں جن کے ہاں صنفی حوالے سے ایک مستقل رویہ ملتا ہے۔انہوں نے اپنی شاعری میں صنفی آلودگی اور عریانیت کو جگہ نہیں دی بلکہ عورت کی عزت و احترام،مقام و مرتبہ اور اس کی حیثیت کو بحال کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ان کے ہاں عورت ایک محبوبہ کے روپ سے نکل کرایک ما ں،بہن،بیٹی اور بیوی کی معزز حیثیت میں نمودار ہو ئی۔یہ عورت کی وہ مقدس حیثیت ہے جو اقبال نے متعارف کرائی۔ان کی کئی تصانیف مثلاًبانگ درا، ضرب کلیم، ارمغان حجاز اور رموز بے خودی میں عورت کے موضوع پربڑے مدلل انداز میں تبصرہ ملتا ہے۔موجودہ مقالہ صنفی مسائل،خصوصاً معاشرے میں عورت کے مقام و مرتبے کے حوالے سے اقبال کے خیالات کی تفہیم میں مدددینے کی کوشش کرے گا۔

اسلام نے چودہ سو سال پہلے عورت کو مرد کے برابر حقوق دیے تھے۔اس وقت عورت کے حقوق کا تصور دنیا کے کسی معاشرے میں بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔اسلام نے عورت کو مرد کی اس غلامی سے نجات دلائی جس میں وہ صدیوں سے جکڑی ہوئی تھی۔اسی مساوات کی بنیاد قرآن پاک کی اس تعلیم پر ہے۔جس میں فرمایا گیا:

"تم (مرد) ان کے(عورت) کے لئے لباس ہو اور وہ تمھارے لئے لباس ہیں۔"(۱)

گویا مختصر الفاظ اور نہایت مبلغ انداز میں عورت اور مرد کی رفاقت کو تمدن کی بنیاد قرار دیا اور مرد و زن کو ایک سا مقام دیا۔اسی طرح نبی کریم ﷺ نے حجتہ الودع کے خطبے میں ارشاد فرمایا:

"عورت کے معاملے میں خدا سے ڈرو۔تمہارا عورتوں پر حق ہے اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔"(۲)

یہاں بھی عورت کو مرد کے برابر اہمیت دی گئی ہے۔کہیں مرد کو عورت پر برتری کا ذکر موجود نہیں۔لیکن مغرب میں آزادی نسواں کا جو تصور اُبھرا تھا وہ افراط و تفریط ہونے کی وجہ سے غیر متوازن ہے۔اس کی ایک معقول وجہ یہ تھی کہ مغرب میں بھی دیگر کئی معاشروں کی طرح عورت کو ایک طویل عرصے تک کوئی معاشرتی حق حاصل نہ تھا۔اس کی حیثیت صرف مرد کے غلام کی سی تھی۔اس ردِ عمل کے طور پر وہاں آزادیِ نسواں کی تحریک شروع ہوئی۔اس کی بنیاد مردوزن کی مساوات پر رکھی گئی۔چاہے وہ معاشرے میں کسی بھی قسم کا مسئلہ ہویا حقوق و فرائض ہوں، مرد وعورت برابری کی سطح پر چلیں گے۔چاہے ان میں زمہ داریاں ہوں یا حقوق اور اس تحریک کے بعد اس کا نتیجہ اس بے بنیادآزادی کی صورت میں بر آمد ہوا۔

جن مشکلوں اور دشواریوں کے پیش نظر مغربی عورت کو اپنے حقوق کے حصول کے لئے پیش قدمی کرنی پڑتی ہے مشرقی عورت کو اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔کیونکہ انھیں ان کے حقوق دیئے جاتے ہیں۔کچھ علاقوں میں اگر ایسا ہے تو وہاں کبھی تعلیم کی کمی کی وجہ سے کہیں روایات کی پابندی ہے۔لیکن مغرب اور مشرق میں عورت کی حیثیت اور مقام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

برصغیر پاک و ہند کی عورت بھی مغرب کی دیکھا دیکھی اپنے ان حقوق کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی جن کے حصول کے بعد وہ خود سے بھی کھو گئی۔آج سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے۔ہر طرف ہر مجلس میں عورت موضوعِ گفتگو ہے ۔دنیا کے ہر مذہب نے عورت کوالگ الگ اپنے طور پر اہمیت دی ہے ۔عورت جو پاک دامنی اور عفت کی مثال ہے۔اس دور میں عورت کی حالت بد سے بد تر ہوتی جا رہی ہے ۔ایک عورت کواپنی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے اپنی جان کی قربانی دینی پڑھ رہی ہے۔اللہ پاک کی طرف سے جس عورت کے قدموں کے نیچے جنت کی بشارت دی گئی ہے آج اس جنت کو اس معاشرے نے روند کر رکھ دیا ہے اور اس روندے جانے میں مرد کا قصور ہی نہیں عورت کا اپنا قصور بھی ہے۔اس نے مرد سے ہر لحاظ سے برابری کرنے کے خیال سے گھر سے نکل کر اپنے آپ کو اتنا مصروف کر لیا کہ اپنی گھر کی زمہ داریوں سے دور ہو گئی۔مرد بے کار پھرنے لگے اور عورت اس پر حکمرانی کرنے لگی فطرت کے خلاف کام ہونے لگے جس سے معاشرہ بگڑنے لگا۔

اقبال اس مسئلے کو اس طرح لکھتے ہیں:۔

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہند و یونان ہیں جس کے حلقہ بگوش۔!
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال؟
مرد بیکار و زن تہی آغوش! (۳)

عورت کے بارے میں اقبال کا نظریہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے وہ عورت کے لئے اس طرز زندگی کو پسند کرتے ہیں جو اسلام کے ابتدائی دور میں تھا۔جس میں عورتیں اپنے شرعی پردے کا اہتمام کر کے زندگی کی تمام سرگرمیوں میں حصہ لے سکتی ہیں۔اقبال عورت کی بے پردگی کے خلاف ہیں۔اقبال کا کہنا ہے کہ کوئی بھی عورت جب پردے سے باہر آ جاتی ہے تو وہ اپنی جھوٹی نمائش بے حیائی اور بے باکی کی طرف آ جاتی ہے۔عورت کو جلوت کی نہیں خلوت کی ضرورت ہے ۔کیونکہ خلوت میں اس کے ذاتی جوہر نظر آتے ہیں۔اقبال عورت کے بڑے مسائل کا حل اس کے پردے اور تنہائی میں بتاتے ہیں جو اسلام نے بتائے۔اقبال عورت کے لئے نظم "خلوت" میں یوں کہتے ہیں :

رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس سے
روشن ہے نگہ آئنہ دل ہے مکدر
بڑھ جاتا ہے جب ذوق نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر !
آغوش صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرہء نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر
خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر ولیکن
خلوت نہیں اب دیرِ و حرم میں بھی میسر ! (۴)

اقبال عورت کو مردوں کے برابر حقوق دینے کے قائل ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ دونوں کا دائرہ کار الگ الگ ہے۔دونوں اپنے اپنے دائرے میں رہ کر اپنے اپنے حقوق و فرائض انجام دیں تو معاشرہ ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ نے دونوں کو الگ الگ خدمتیں سونپیں ہیں اور ان خدمتوں کا صحیح اورباقاعدہ انجام دینا ہی معاشرے کی فلاح کے لئے ضروری ہے۔لیکن اگر عورتیں مرد کے کاموں میں برابری کرنے لگے توگھر یایمعاشرہ تو کیااس کے اپنے بچوں کی تربیت بھی ٹھیک طرح سے نہیں ہوسکے گی۔۔کیونکہ مساوات میں نقصان صرف عورت کا ہے۔اقبال اپنی نظم "عورت کی حفاظت" میں لکھتے ہیں:

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گاوہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نہ پردہ۔' نہ تعلیم' نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد(۵)

ڈاکٹر یوسف حسین خان" روح اقبال" میں اقبال کے خیالات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"میں عورت اور مرد کی مساوات مطلق کا حامی نہیں ہوں۔قدرت نے ان دونوں کو جداجدا خدمتیں تفویض کیں ہیں۔اور ان فرائض جداگانہ کی صحیح اور باقاعدہ انجام دہی خانوادہ انسانی کی

صحت اور فلاح کے لئے لازمی ہے۔ مغربی دنیا میں جہاں نفسا نفسی کا ہنگامہ گرم ہے اور غیر معتدل مسابقت نے ایک خاص قسم کی اقتصادی حالت پیدا کر دی ہے۔عورتوں کا آزاد کردیا جانا یقیناً ایک ایسا تجربہ ہے جو میری دانست میں بجائے کامیاب ہونے کے الٹا نقصان رساں ثابت ہو گا۔"(٦)

اقبال کے نزدیک عورت ایک مقدس ہستی ہے۔جس نے اپنی وفا اور پاکیزہ محبت سے عشق کی ایک بنیاد رکھی۔اسی لئے اللہ نے عورت کی ذات میں ساری رعنائیاں خوشیاں اور رنگینیاں سموئی ہیں لیکن اقبال نے جس دور میں آنکھ کھولی وہ انتشار کا دور تھا مغربی تہذیب ہر لحاظ سے مشرقی تہذیب پر حاوی ہو رہی تھی اخلاقی قدریں پاش پاش ہو رہی تھیں اس زمانے کے ادیب و شعرا نے بھی اپنی تحریروں کا موضوع عورتوں کو بنا لیا۔ان کی شاعری اور نثر میں عورتوں کے خدوخال کو اجاگر کرنے کی نئی بنیاد قائم ہونے لگی تھی۔اقبال جب اس طرف متوجہ ہوئے تو انھوں نے عورت کو اس مقام بتایا کہ اسلام نے بہت بڑا مقام دیا ہے۔عورت جب تک خود اپنے اصلی مقام کو نہیں سمجھے گی ہمیشہ مسائل میں پھنسی رہے گی۔

ڈاکٹر یوسف حسین خان "روح اقبال" میں اقبال کے عورت کے بارے میں خیالات کے متعلق لکھتے ہیں:

"صنف نازک کے متعلق اس کے خیالات وہی ہیں جو اس کے نزدیک اسلامیتہذیب کے اصلی رنگ کو برقرار رکھنے والے ہیں۔اسلام تمدنی زندگی میں

عورت کے خاص مقام کو تسلیم کرتا ہے۔وہ اس کے ساتھ حسن معاشرت کی تاکید کرتا ہے۔اس کی عظمت اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ جنت کو ماں کے پاوں تلے بتایا گیا۔اس سے ایک طرف ایک تو عورت کی عظمت کا اظہار مقصود تھا اور دوسرے اس کے فرائض امومت کی اہمیت واضح کرتا تھا۔جنت اسی وقت اس کے پائوں تلے ہو گی جبکہ وہ ماں بنے گی۔"(٧)

عورت کے وجود کی اہمیت ،ضرورت اور خوبصورتی کو اقبال اپنی شاعری میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں

شرف میں بڑھ کر ثریا سے مشت خاک اس کی

کہ ہر شرف ہے اسی درج کا در مکنوں!

مکالمات فلاطون نہ لکھ سکی لیکن

اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطون!(٨)

اقبال کاخیال ہے کہ عورت اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرے۔اسی میں اس کے تمام مسائل کا حل ہے۔اسے چاہیے کہ وہ اپنی پوری صلاحیتیں اپنے سب سے بڑے فرض امومت کی ادائیگی میں صرف کرے۔اس عمومت کو نبوت سے نسبت خاص کہتے ہیں۔عورت جب اپنے اس فطری راستے کو چھوڑ کر کوئی بھی دوسرا راستہ اختیار کرے گی تو گمراہی کے راستے پہ چل پڑے گی۔اسی لئے اقبال عورت کے تمام مسائل کا حل اسلام کی تعلیمات اور اسلامی طرز زندگی میں بتاتے ہیں۔وہ اسلامی زندگی کا مثالی کردارفاطمہ بنت عبد اللہ کی زندگی کو مثالی قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

فاطمہ ! تو آبروئے امت مرحوم ہے ذرہ ذرہ تیری مشت خاک کا معصوم ہے

یہ سعادت حور صحرائی تری قسمت میں تھی غازیاں دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی

یہ جہاد اللہ کے راستے میں بے تیغ و سپر!

ہے جسارت آفریں شوق شہادت کس قدر!

یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی !

ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی!

اپنے صحرا میں بہت آ ہو ابھی پوشیدہ ہیں

بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں(٩)

الغرض اقبال نے اپنے فکری نظام میں جن اہم موضوعات کو اہمیت دی ہے اُنھیں میں سماج اور خاندانی نظام کی اس اہم اکائی یعنی عورت کو اُس کے خاص اسلامی نقطۂ نظر سے پیش کرنے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے۔اس موضوع کو وہ صرف شاعرانہ ذوق یا زیب داستاں کے لیے نہیں برتتے،بلکہ انسانی تہذیب وتمدن کا ایک انتہائی اہم اور نازک مسئلہ گردانتے ہیں۔وہ اس مسئلے کی فکری اور فلسفیانہ بنیادیں ٹٹولتے ہیں اور مغربی تہذیب میں برپا "تحریکِ آزادیٔ نسواں" اور اس کے نتیجے میں وہاں کے خاندانی نظام کے نکلتے جنازے اوربے راہ روی میں ڈوبے معاشرے کا بغور مطالعہ کرتے ہیں۔یوں اُن کو مسلمانوں کی رہنمائی واصلاح کاوہ زبردست درس مل جاتا ہے

جس کو وہ بغیر کسی شک وہچکچاہٹ کے مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔وہ اس کو اپنی شاعری کاایک اہم موضوع بناتے ہیں اور اپنے خوبصورت شاعرانہ اُسلوب میں اِس کے مختلف پہلو اوراہمیت اُجاگر کرتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔القرآن

۲۔پیر کرم شاہ الزہری، "ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم"، پبلش، ضیاء القرآن، جلد نمبر۴، ص، ۷۵۴

۳۔ علامہ محمداقبال، "ضربِ کلیم" ، شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز،کراچی،س۔ن،ص،۴۳

۴۔ایضاً

۵۔ایضاً، ص ۴۴

۶۔یوسف حسین خان :ڈاکٹر؛مولف،"روح اقبال"،ا اعظم ایجوکیشنل پرنٹرز حیدر آباد دکن، ۱۹۴۱ئ، ص۲٦۵

۷۔ایضاًص ، ۲٦٦

۸۔علامہ محمداقبال، "ضربِ کلیم" ، شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز،کراچی،س۔ن،ص،۴۴

۹۔علامہ محمداقبال، "بانگ درا"، شیخ غلام علی اینڈ سنز(پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز،حیدر آباد،س۔ن،ص،٦۳